تقریر بابت ایمان
وقت 5-7منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

ایمان کی ستّر شاخوں میں سے کچھ کا تذکرہ

(تقریر نمبر18)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرہ:169)

اے لوگو! اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے
دنیا میں اِس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اِس کو یارو! آبِ بقا یہی ہے

(درثمین)

معزز سامعین! آج خاکسار ایمان کی ستّر شاخوں میں سے جن کا ذکر کرنے جارہا ہے وہ یہ ہیں:

کھانے پینے میں احتیاط اور کھانے کی ناجائز اشیاء سے اجتناب۔ چھینکنے والے کو جواب دینا (یعنی اس کے "الحمدللہ" کے جواب میں "یرحمك الله" کہنا)، آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

کھانے پینے میں احتیاط اور کھانے کی ناجائز اشیاء سے اجتناب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرہ:169)

اے لوگو! اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

پھر فرمایا:

حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّیَةُ وَ النَّطِیْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ ۫ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ (المائدہ:4)

تم پر مُردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور سؤر کا گوشت اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور دم گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ لگ کر مرنے والا اور گر کر مرنے والا اور سینگ لگنے سے مرنے والا اور وہ بھی جسے درندوں نے کھایا ہو، سوائے اس کے کہ جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ (بھی حرام ہے) جو معبودانِ باطلہ کی قربان گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تیروں کے ذریعہ آپس میں حصّے بانٹو۔ یہ سب فسق ہے۔

پھر فرمایا:

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ (المائدہ:5)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

سامعین! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اسلام دینِ فطرت ہے، اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے ماننے والوں کی رہنمائی کی ہے، اسلام نے کھانے پینے کے بھی کچھ آداب بتائے ہیں اور ان آداب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کر کے عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ اگر ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنے کھانے پینے کے آداب کو مدّ نظر رکھیں تو ہم ایمان کے ایک حصّے کو بھی پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کی چیزوں میں بہت سی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اسلام نے کھانے کے حوالے سے بھی چند جانوروں کو حلال قرار دیا ہے اور باقی دیگر جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس میں خلاف ورزی کرنا اللہ کی نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں اور اتنی بات تو بالکل واضح ہے کہ ہر غذا کی تاثیر ہوتی ہے۔ حرام غذا سے جو جسم پرورش پاتا ہے، وہ نہ صرف باطنی بلکہ ظاہری طور پر بھی بہت سی بُرائیوں اور بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً خنزیر حرص، بے حیائی، بے غیرتی اور نجاست خوری میں مشہور ہے۔ اس کے استعمال سے حیا اور عزّت وناموس رخصت ہو جاتی ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو حرام فرمایا کہ یہ چیزیں گندی اور ناپاک ہیں، ان کے استعمال سے انسان کا قلب اور اس کی روح گندی اور ناپاک ہو جاتی ہے۔ حلال چیزوں کے کھانے سے قلب میں اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور حرام چیزوں کے استعمال سے دل سے اللہ کی محبت رخصت ہو جاتی ہے اور قلب اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے خالی ہو جاتا ہے۔ حلال غذا کا عمل صالح میں بڑا دخل ہے، جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک اعمال کی توفیق خود بخود ہونے لگتی ہے۔

ہر قسم کا جانور جس کا گوشت طبعی موت یا عائد کردہ موت کے نتیجہ میں کھانے کے لئے استعمال ہونے لگ جائے وہ گوشت نہیں کھانا۔ چوٹ لگ کے مرا ہو، اس کو طبعی موت نہیں کہتے مگر حادثے کے نتیجہ میں موت واقع ہوگئی ہو، دم گھونٹ کے مارا گیا ہو۔ طبعی موت نہیں ہے لیکن دم بند ہونے کی وجہ سے جو موت ہے، تو ہر ایسا گوشت جس کو بالارادہ انسان کے تصرّف کے لیے خون بہا کر ذبح نہ کیا گیا ہو۔ وہ میّت کہلائے گا۔ ہر جانور کا خون حرام ہے۔

وہ جانور جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے۔ اس میں اوثان وغیرہ جو دوسرے طریق تھے جن کی خاطر مارے جاتے ہیں یا نظریں چڑھائی جاتی ہیں پیروں فقیروں کے نام سے دیا جاتا ہے تمام قسم کی حُرمتیں جو شرک سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے یہ مُراد ہے کہ جو اِن مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا جاوے یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے اس کا کھانا تو جائز نہیں ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 سورۃ البقرہ زیر آیت 174 صفحہ 301)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کُچلی والے درندے اور ہر پنجے والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (اس سے مراد شکاری پرندے ہیں)

(صحیح مسلم کتاب الصید والذبائح باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

(صحیح مسلم کتاب الصید والذبائح باب فی اکل لحوم الخیل)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرگوش کا گوشت لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کیا اور اسے کھایا۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو مردار مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں۔

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 3218 کتاب الصید باب صید الحیتان والجراد)

حضرت مصلح موعودؓ نے حلال چیزوں کو چار مدارج میں تقسیم کیا ہے۔ اوّل: طیّب۔ دوم: حلال۔ سوم: حرام۔ چہارم: مکروہ۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ حلال وحرام کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اسلامی شریعت نے صرف حلال چیزوں کے کھانے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ حلال میں سے بھی طیّب اشیاء کے استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ اسلام کی ایسی امتیازی خصوصیت ہے جس میں کوئی اَور مذہب اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''خنزیر جو حرام کیا گیا ہے۔ خدا نے ابتدا سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور ار سے مرکّب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ مَیں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی بہت فاسد اور ار کے معنی دیکھتا ہوں... عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سوء اور ار سے مرکّب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مَیں اس کو بہت بُرا دیکھتا ہوں... اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانونِ قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو۔ جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے اور مُردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مُردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضرّ ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا۔ یہ تمام جانور در حقیقت مُردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مُردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے؟ نہیں! بلکہ وہ بوجہ مرطوب ہونے کے بہت جلد گندہ ہو گا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں مر کر ایک زہر ناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 5)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ میں کھانے کی اشیاء میں موجود ناجائز چیزوں کے استعمال مثلاً سؤر کی چربی یا شراب وغیرہ کے استعمال کے بارے میں احتیاط کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا:

'' اس ضمن میں یہ بتا دوں کہ یہاں ہر چیز پر Ingredients لکھے ہوتے ہیں، بعض اوقات چاکلیٹ یا بسکٹ لیتے وقت لوگ احتیاط نہیں کرتے، یا جیم (Jam) یا اس قسم کی چیزیں لیتے وقت احتیاط نہیں کرتے حالانکہ اس میں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں الکوحل ملی ہوئی ہے یا اس میں سؤر کی چربی ملی ہوئی ہے یا اَور کوئی چیز ملی ہوئی ہے، تو پڑھ کے لیا کریں۔ چونکہ مجھے تجربہ ہوا ہے بعض لوگ تحفے میں بعض دفعہ لے آتے ہیں، مَیں احتیاط کرتا ہوں اور مَیں نے پڑھا تو اس میں الکوحل ملا ہوا تھا، ہر احمدی کو احتیاط کرنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ 9/ جولائی 2004ء)

چھینکنے والے کو جواب دینا

سامعین! ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کچھ حقوق ہیں جن میں چھینکنے والے کے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہنے پر ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ'' کا جواب دینا بھی ہے۔ چھینکنے والے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سنّت ہے اور اگر کوئی اُس کے پاس ہو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سنے تو جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔''

(کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ فرماتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جاتا: یَرْحَمُكَ اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جواباً) ارشاد فرماتے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ، اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے اَحوال بہتر فرمائے۔

(أحمد بن حنبل فی المسند، 1/ 204، الرقم: 1748، والبیھقی فی شعب الإیمان، 7/ 28، الرقمؒ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) یا ''رَحِمَكَ اللّٰہُ'' کہے۔ جب ساتھی ''یَرْحَمُكَ اللّٰہُ'' کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، حدیث: 6224)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرنا، فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا، اس کی دعوت قبول کرنا اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کی چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کی دعا کے ساتھ دینا۔ ایک اور روایت میں زائد بات یہ ہے کہ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو خیر خواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

تو یہ ہیں نیکیاں پھیلانے اور ان پر بڑھنے کے طریقے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتائے ہیں۔ اگر غور کریں تو دیکھیں ان باتوں پر عمل کرکے ایک خوبصورت معاشرہ قائم ہو گا۔ جو صرف نیکی کرنے والا معاشرہ ہو گا، جو صرف نیکی پھیلانے والا معاشرہ ہو گا، جو صرف نیکیوں میں آگے بڑھنے والا معاشرہ ہو گا۔ جہاں ایک دوسرے کو دعائیں بھی دے رہے ہوں گے اور خیر خواہی اور بھلائی کے مشورے بھی دے رہے ہوں گے۔ نیکی میں پیچھے رہ جانے والوں کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بھی ملا رہے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 10 ستمبر 2004ء)

آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:10)

کہ وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پھر ایک جگہ فرمایا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات:11)

یعنی مؤمن تو بھائی بھائی ہوتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے (یا فرمایا: اپنے پڑوسی کے لیے بھی) وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث:170)

ایک اور حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الإیمان، حدیث:13)

سامعین! اِس حدیث سے ہمیں ایثار، محبت اور خیر خواہی کا سبق ملتا ہے اور یہ ہمارے ایمان کا حصّہ ہے۔ اگر ہم سب اس عمل کریں تو معاشرہ امن، بھائی چارے اور خوشیوں کا گہوارہ بن جائے۔ ایک مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، یعنی اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کی عزّت کی جائے تو دوسروں کی عزّت کرے، اگر چاہتا ہے کہ اس کے امن وامان کو کوئی تہ وبالا نہ کرے تو وہ دوسروں کے امن وامان کا بھی خیال رکھے۔ اِس سے ایک تو معاشرے میں امن قائم ہو گا، ایک دوسرے سے محبت بڑھے گی اور بعض حالات میں ایک دوسرے کی مدد بھی ہو گی۔ کسی کو کوئی چیز تحفہ میں دے تو وہ پسند کرے جو کہ خود اُس کو بھی پسند ہو۔ بعض لوگ کسی کو اگر کوئی تحفہ دینا چاہتے ہیں تو گھر میں سے وہ چیز نکال کر دے دیتے جو اُن کے لیے کار آمد نہیں ہوتی یا انہیں پسند نہیں ہوتی۔

بعض اوقات کسی کے متعلق ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو کہ اگر اُن کے اپنے بارے میں کہی جائے وہ اُس کو پسند نہیں کریں گے اور بُرا مان جائے گے۔ لہذا تو یہ باتیں ایمان کے خلاف ہیں۔ جب بھی کسی سے کوئی معاملہ کریں، کسی کو مشورہ دیں تو پہلے خود اپنے آپ کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ کیا یہ میرے لیے ٹھیک ہے تو پھر کسی کو مشورہ دیں کسی کے معاملہ میں مدد کریں۔ ہر انسان کی خواہش ہے کہ اس کی عزت و توقیر کی جائے تو اس کی اپنے ہمسائے اور بھائی کے لیے بھی یہی سوچ ہونی چاہیے۔ جس طرح کوئی شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اسے دھوکا دے، اسی طرح اسے چاہیے کہ وہ بھی دوسروں کو دھوکا نہ دے۔

سامعین! دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر انسان اپنے حقوق کے بارے میں بہت حسّاس ہوتا ہے لیکن اپنے فرائض کے متعلق غفلت کا ارتکاب کرتا ہے، حالانکہ وہ بھی کسی کے حقوق ہیں، اگر ہر شخص دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے تو سب کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے اور معاشرے میں امن وامان قائم ہو جائے گی۔ ضروری ہے کہ انسان خود غرضی سے پاک ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران:104) یادرکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یادرکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 457 ایڈیشن 2022ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خود بھی امن و آشتی کے ساتھ رہنے اور دوسروں کے لیے بھی بھلائی پیدا کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے۔ کسی بُرے کام سے رُکنا ہی ہمارا کام نہیں۔ فسادوں سے دور رہنا ہی ہمارا کام نہیں بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو بُرائیوں سے روکنے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے اور بچانے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے کیونکہ یہ کام مسیح موعود کے کاموں میں شامل ہے۔ آپ کو بھلائی اور خیر خواہی کے کام کو دوبارہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں جاری کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

پس دنیا کی یہ خیر خواہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خدا تعالیٰ کا حکم ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم میدانِ عمل میں آئیں اور دنیا کو خیر اور بھلائی پہنچانے اور شرّ کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہم مسلمانوں کے بھی خیر خواہ ہیں ان کی بھلائی چاہتے ہیں اور غیر مسلموں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ہم عیسائیوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور یہودیوں کے بھی، ہندوؤں کے بھی اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حتّٰی کہ ہم دہریوں کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ہم نے ان سب کو وہ راستہ دکھانا ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو بلکہ ہم نے ہر قسم کے جرائم میں ملوّث لوگوں چوروں اور ڈاکوؤں، ظالموں سب کی خیر خواہی چاہنی ہے اس لئے کہ یہ لوگ ربّ العالمین کے بندے ہیں اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی خیر خواہی چاہنی ہے اور انہیں نیکیوں پر چلنے اور بُرائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 31/ اکتوبر 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)